عید غدیر

ہر تنظیم میں قیادت اور اس کی انتظامی طاقت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور ہر علامت میں علامت کی قائدانہ کیفیت کو اس کا اہم جز قرار دیا جاتا ہے۔ جس تنظیم میں اسلام رونما ہوا اور اپنے جملہ احکام پر مکمل اعتقاد و ایمان رکھنے والے پیغمبرؐ نے اس کو پروان چڑھایا اس کے لئے یہ ایک لازمی امر ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد امت اسلامیہ کی قیادت و رہبری کی باگ ڈور ایسے شخص کے ہاتھوں میں ہو جو تمام چیزوں مثلاً علم، تقویٰ، ایمان، جہاد، تحمل، اطلاع، سعی اور عقل و دانش ... وغیرہ میں بالکل پیغمبرؐ کی طرح ہو اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی بھرپور نمائندگی کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس حقیقت سے سبھی واقف ہیں کہ اسلام کے دامن تربیت میں پروان چڑھنے والوں میں فقط حضرت علیؑ میں یہ جملہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں جس کا اعتراف علیؑ کے چاہنے والوں نے ہی نہیں بلکہ ان کے دشمنوں نے بھی کیا ہے اور انہیں حقائق کو نگاہ میں رکھتے ہوئے پیغمبر اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر غدیر کے میدان میں علیؑ کی مولایت کا اعلان کیا تھا جس کی تردید ناممکن ہے۔

پس "غدیر" کا انکار درحقیقت اسلام کا انکار ہے کیونکہ غدیر اسلام کی قسمت کو معین کرتا ہے یعنی اگر اسلام حقیقی اسلام کی شکل میں باقی رہنا چاہتا ہے اور اس کی تمام امور و مسائل میں ویسا ہی عمل کیا جائے جیسا کہ پیغمبرؐ کے دور میں ہوا کرتا تھا اور نئے رونما ہونے والے مسائل و معاملات میں، افراد و اشخاص کے ذاتی افکار و خیالات اور گمان و قیاس کو نہیں بلکہ فقط اسلامی اور قرآنی اصولوں کو کسوٹی مانتے ہوئے اور علم نبوی کو میزان مانتے ہوئے کوئی فیصلہ کیا جائے اور وحی الٰہی پر مبنی احکام محمدی کو آفاقیت حاصل ہو جائے تو اسلامی معاشرہ کو ایسی قیادت و رہبری سے مالامال ہونا چاہئے جو ہر شعبۂ حیات میں پیغمبر اکرمؐ کی طرح اسلام کی صحیح تبلیغ و اشاعت اور مکمل احتیاط و وسیع معلومات کے ساتھ اسلامی احکام کی تعمیل و ترویج کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہ رکھتا ہو، جو سر سے لیکر پیر تک اسلام اور اسلامی اعمال کا مجسمہ ہو، جو حقیقی اسلام کی ترویج و تعمیل کرے اور جو صرف یہ کہ بیس سال تک معاویہ کو بڑے اور قرآنی و اسلامی علاقوں پر مسلط نہ ہونے دے بلکہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی حکومت کو تحمل نہ کرے اور جو پیغمبرؐ کی طرح نہ صرف یہ کہ بیت المال اور عوامی حقوق کے دفاع کی وجہ سے ابوذر غفاری کو جلاوطن نہ کرے بلکہ جب انہیں جلاوطنی کی سزا دی جائے تو وہ ان کے ساتھ اعلانیہ

ہمدردی ظاہر کرے اور ان کے احترام میں کچھ دور تک ان کے ہمقدم وہمراہ رہے۔

پس غدیر کا محور و محتوا اسلام 'اسلامی احکام پر عمل 'اسلامی مملکت کی حدود میں اسلام کا استحکام' بیرونی مملکتوں میں فکری اور عملی اعتبار سے اسلام کی صحیح تبلیغ و اشاعت اور اسلام کی بقا ہے۔ دوسری عبارت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ غدیر کا اصل مقصد محتوا اسلامی حدود کا قیام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو عملی طور پر جاری رکھنا ہے کیونکہ احکام خداوندی کی عزت وبقا فقط انہیں دو چیزوں میں پوشیدہ ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں جملہ قرآنی احکام کی تبلیغ واشاعت دو اہم وسائل کے ذریعہ ممکن ہے پس ایسے اہم اسلامی واقعہ کی تردید اسلام کی تردید نہیں ہے۔

بلکہ یہ قرآنی 'اسلامی اور محمدی قیادت ورہبری ہے اور یہ محض زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ حقیقت سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ دوسری عبارت میں یوں سمجھ لیجئے کہ حدیث نبوی کی روشنی میں اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ وہ بادشاہت اور ملوکیت کو نبوت ووصایت کا جانشین نہ ہونے دے اور آزاد شب زندہ دار 'مجاہد وپاکدل' حافظ قرآن اور حقیقی مومن مسلمانوں کے پیکر پر اموی اور عباسی حکومتوں کے ستون قائم نہ ہونے دے۔

دوسری عبارت میں علوی حسنی اور حسینی حکومت کے بجائے فاسق وظالم اور قرآن دشمن حکومتوں کی تشکیل نہ ہونے دے چنانچہ انہیں مقاصد کے پیش نظر اور مختلف احادیث کے بموجب پیغمبر

"یوم غدیر خم ہماری امت والوں کے لئے بڑی اور بافضیلت ترین عیدوں میں سے ہے اور یہی وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی ابن ابیطالبؑ کو اپنی امت کا قائد بنادوں تاکہ میرے بعد لوگ ان کی پیروی کریں اور یہی وہ دن ہے جس دن خداوند عالم نے اپنے دین کو کامل کردیا۔"

یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام وپیشوا کے بغیر دین کامل نہیں ہے چنانچہ عربی زبان کا نامور شیعہ شاعر شیخ کاظم ازری بغداد اپنے مشہور قصیدہ "ہائیہ" میں اپنے خیالات کو اس انداز میں پیش کرتا ہے:

"أنبیٌ بلا وصیٍ تعالیٰ اللہ عما یقولہ سفھا ھا۔"

> "یوم غدیر خم ہماری امت والوں کے لئے بڑی اور بافضیلت ترین عیدوں میں سے ہے اور یہی وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی ابن ابیطالبؑ کو اپنی امت کا قائد بنادوں تاکہ میرے بعد لوگ ان کی پیروی کریں اور یہی وہ دن ہے جس دن خداوند عالم نے اپنے دین کو کامل کردیا۔" رسول اکرمؐ

اسی وجہ سے پیغمبر اسلامؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "مسلمانوں کی بافضیلت ترین عید 'غدیر' ہے۔" "یعنی یہ ایک عظیم ترین سماجی اور مذہبی واقعہ ہے جو دامن اسلام میں موجود ہے لہذا عید غدیر کی یاد تازہ رکھنا اور اس کے بنیادی مقصد کی طرف متوجہ رہنا لازمی ہے کیونکہ اس کا تعلق امت کی قیادت ورہبری سے ہے اور یہ قیادت ورہبری عام نوعیت کی حامل نہیں ہے

اکرمؐ نے مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے نزدیک رکھنے کے لئے غدیر کے میدان میں عظیم واقعہ کا اہتمام کیا ہے تاکہ امت اسلامیہ اس کی اہمیت کی طرف بخوبی متوجہ رہے۔ فرات بن ابراہیم کوفی نے محمد بن ظہیر سے اور عبداللہ بن فضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آنحضرتؑ نے اپنے اجداد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

یعنی کیا پیغمبرؐ بغیر وصی وجانشین ہوتا ہے؟! خداوند عالم اور اس کا دین ان ابلہانہ اور غیر عاقلانہ باتوں سے بہت بلند وبالا تر ہے۔"